السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اسلام میں کچھ ایسی عورتیں ہیں کہ کسی عورت سے ایک حالت میں شادی کرنا جائز ہو لیکن اسی عورت سے دوسری حالت میں شادی کرنا منع ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

:جی ہاں ایسی حالتیں موجود ہیں جن کی چند ایک مثالیں کی جاتی ہیں :

1۔ کسی دوسرے کی عدت بسر کرنے والی عورت سے دوران عدت شادی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلا تَعزِموا عُقدَةَ النِّكاحِ حَتّىٰ يَبلُغَ الكِتـٰبُ أَجَلَهُ... ٢٣٥ ...البقرة

"اور جب تک عدت پوری نہ ہوجائے عقد نکاح پختہ نہ کرو۔" [1]

اس میں حکمت یہ ہے کہ ہوسکتا ہے وہ عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہو جس کی بنا پر نطفے میں اختلاط اور نسب میں شبہ ہونے کا خدشہ پیدا ہوجائے۔

2۔ جب کسی عورت کے زانی ہونے کا علم ہوجائے تو اس سے نکاح کرنا حرام ہے۔ لیکن جب وہ توبہ کرلے اور اس کی عدت پوری ہوجائے تو پھر اس سے نکاح ہوسکتا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

وَالزّانِيَةُ لا يَنكِحُها إِلّا زانٍ أَو مُشرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى المُؤمِنينَ ٣ ...النور

"زانیہ عورت سے زانی یا مشرک مرد کے علاوہ کوئی اور نکاح نہیں کرتا اور مومنوں پر یہ حرام کردیا۔ گیا ہے۔" [2]

3۔ مرد اپنی بیوی کو تین طلاقیں دینے کے بعد اس سے دوبارہ شادی کرنا حرام ہے لیکن یہ نکاح اس وقت ہوسکتا ہے جب وہ کسی دوسرے مرد سے صحیح نکاح کرے اور وہ مرد اسے اپنی مرضی سے جب چاہے طلاق دے تو پھر یہ عورت اپنے خاوند کے لیے حلال ہوگی۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

الطَّلـٰقُ مَرَّتانِ فَإِمساكٌ بِمَعروفٍ أَو تَسريحٌ بِإِحسـٰنٍ ٢٢٩ ...البقرة

"طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو بھلائی سے روکنا ہے یا عمدگی کے ساتھ چھوڑدینا ہے۔" [3]

اس کے بعد اگلی آیت میں فرمایا :

فَإِن طَلَّقَها فَلا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعدُ حَتّىٰ تَنكِحَ زَوجًا غَيرَهُ فَإِن طَلَّقَها فَلا جُناحَ عَلَيهِما أَن يَتَراجَعا إِن ظَنّا أَن يُقيما حُدودَ اللَّهِ... ٢٣٠ ...البقرة

"پھر اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب (وہ عورت) اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ اس کے سوا کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرلے پھر اگر وہ بھی (کبھی اپنی مرضی سے) طلاق دے دے تو ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملنے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ یہ جان لیں کہ اللہ کی حدوں کو قائم رکھ سکیں گے۔"

4۔ احرام والی عورت سے بھی نکاح حرام ہے لیکن جب وہ احرام کھول دے تو پھر اس سے نکاح ہوسکتا ہے۔

5۔ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا بھی حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

وَأَن تَجمَعوا بَينَ الأُختَينِ ٢٣ ...النساء

"اور یہ کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو۔

اوراسی طرح بیوی اوراس کی پھوپھی یا بیوی اوراس کی خالہ کوایک ہی نکاح میں جمع کرنا بھی حرام ہے۔اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں مذکور ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت سے نکاح کرنے سے منع فرمایا تھا جس کی پھوپھی یا خالہ اس کے نکاح میں ہو۔"[1]

اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم ایسا کروگے تو قطع رحمی کروگے۔کیونکہ سوکنوں کے درمیان غیرت اور قابت پائی جاتی ہے اس لیے جب ایک دوسری کی قریبی رشتہ دار ہو گی تو ان دونوں کے درمیان قطع رحمی پیدا ہوجائے گی لیکن جب خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو پھر اس کے لیے سالی اور بیوی کی پھوپھی یا خالہ سے نکاح کرنا حلال ہوگا کیونکہ اس وقت ممانعت ہی باقی نہیں رہی۔

6۔بیک وقت چار بیویوں سے زیادہ کو نکاح میں رکھنا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَإِن خِفتُم أَلّا تُقسِطوا فِى اليَتـٰمىٰ فَانكِحوا ما طابَ لَكُم مِنَ النِّساءِ مَثنىٰ وَثُلـٰثَ وَرُبـٰعَ فَإِن خِفتُم أَلّا تَعدِلوا فَوٰحِدَةً ... ٣ ...النساء

"اگر تمھیں خدشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو تمھیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کرلو۔دو دو تین تین اور چار چار سے۔لیکن اگر تمھیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے۔"(شیخ محمد المنجد)

---

[1]۔(بخاری 5108کتاب النکاح:باب لا تنکح المراۃ علی عمتہا مسلم 1408کتاب النکاح:باب تحریم الجمیع بین المراۃ وعمتہا او خالتہا فی النکاح ابوداود 2066کتاب النکاح باب ما یکرہ ان یجمع بینھن النساء ابن ماجہ 1929کتاب النکاح:باب لا تنکح المراہ علی عمتہا ولا علی خالتہا نسائی 3289وفی السنن الکبری 5419ابن حبان 4113شرح السنۃ للبغوی 2277۔ بیہقی 165/7موطا 1129کتاب النکاح:باب مالا یجمع بینہ من النساء

[7]۔النساء:3۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 129

محدث فتویٰ